توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، توہین صحابہ، توہین اہلبیت رضی اللہ عنہم

لزوم کفر سے

التزام کفر تک

مولوی اسلم بندیالوی

علامہ مفتی غلام رسول جماعتی اور علامہ مفتی محمد حنیف قریشی

کے شکنجے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب اعوذ بك من همزات الشياطين و اعوذبك رب ان يحضرون

یہ مولوی محمد اسلم بندیالوی، سلطانی، نقشبندی دینی معاملات میں نہایت بد دیانت ہے۔ بہت بڑا جھوٹا اور کاذب ہے۔اس نے اپنی کتاب ''افضلیت'' میں لکھا ہے کہ ''مفتی غلام رسول نے برطانیہ میں کئی جلسوں میں زوردار طریقوں سے افضلیت علی المرتضیٰ علیٰ ابی بکر الصدیق بیان کی ہے''۔(افضلیت صفحہ:۱۸۱)

یہ اس کی صریح کذب بیانی ہے، میں نے کسی جلسہ یا کسی تقریب میں کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اور میں نے تقریباً چالیس سے زائد کتابیں لکھی ہیں کسی کتاب میں تحریر نہیں کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں، یہ اس نے کذب بیانی اور افتراء باندھا ہے۔ یہ لکھ کر آگے خود کئی احتمالات وضع کرتا ہے جو تمام باطل اور لغو ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے مناقب وفضائل بیان کرنے سے افضلیت حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نفی نہیں ہوتی۔ جو یہ کہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فضائل ومناقب بیان کرنے سے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی افضلیت کی نفی ہوتی ہے۔ یہ اس کی بے علمی کی دلیل ہے۔ چنانچہ ''مہر منیر'' میں ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت فرمایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی تو انہیں عرش معلیٰ کی دائیں جانب پانچ انوار رکوع وسجود میں مصروف نظر آئے۔آپ کے استفسار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تیری اولاد کے پانچ افراد ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت،

دوزخ، عرش، کرسی، آسمان، زمین، فرشتے، انسان، جن وغیرہ کو پیدا نہ کرتا تمہیں جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان کے واسطے سے سوال کرنا۔ (ارجح المطالب صفحہ ۴۶۱)

اس حدیث کو امام ابوالقاسم، رافعی وغیرہ نے نقل کیا ہے، صاحب ارجح المطالب نے امام احمد بن حنبل اوران کے فرزند عبداللہ اور علامہ ابن عساکر اور محب طبری وغیرہ نے علماء کرام کی کتب کے حوالے سے اس مضمون کی اور بھی کئی احادیث کو نقل کیا ہے جن میں آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بھی تفسیر عزیزی میں ان کلمات کی تفسیر لکھتے ہوئے جن کے توسل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ مذکورہ بالا احادیث کے ہم معنی روایات نقل فرمائی ہیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ جیسے کہ شرح العقائد ونبراس میں تحریر ہے کہ حضرت علی کے یہ فضائل مسئلہ افضلیت شیخین کے منافی نہیں ہیں۔ ان سے حضرات شیخین کی فضیلت میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ (مہر منیر صفحہ ۲۳)

اس سے ظاہر ہے کہ اگر حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے فضائل بیان کیے جائیں تو اس سے حضرات شیخین، حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے منافی نہیں ہیں اور نہ ہی حضرت علی شیر خدا کی فضیلت بیان کرنے سے حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے۔ منافاۃ تو تب لازم آئے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا انکار کیا جائے جب انکار نہیں ہے تو پھر حضرت علی المرتضیٰ کے فضائل ومناقب بیان کرنے سے حضرات شیخین کی فضیلت میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی، جو آدمی یہ سمجھتا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کے فضائل بیان کرنے سے حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ کی شان مبارک میں کوئی فرق پڑتا ہے تو وہ اپنی بے علمی کا واضح ثبوت پیش کرتا ہے۔ حضرت علی کی فضیلت بیان کرنے سے حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب ہم اس بندیالوی، سلطانی، نقشبندی سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ اس نے اپنے لیے متعدد لقب بنا رکھے ہیں۔ چنانچہ بندیالوی، سلطانی، صدیقی، نقشبندی، مجددی، قادری، پیر صاحب یہ تمام القاب ہیں ان تمام میں ما بہ الاشتراک کیا ہے اور ما بہ الامتیاز کیا ہے؟ ما بہ الاشتراک اور ما بہ الامتیاز کا ایک جگہ جمع ہونا محال ہے اور اس اجتماع سے جو استحالہ لازم آتا ہے اس استحالہ کے نام میں صاحب حکمۃ الاشراق اور علامہ شیرازی نے اختلاف کیا ہے۔ بعض مناطقہ نے صاحب حکمۃ الاشراق کے قول کو راجح کہا ہے اور بعض نے علامہ شیرازی کے قول کو ترجیح دی ہے۔ فاضل سیالکوٹی نے ان کے درمیان محاکمہ کیا ہے۔ بندیالوی سلطانی جب اپنے کو متعدد القابات سے مقلب کرتا ہے تو استحالہ مذکورہ میں راجح اور مرجوح قول کا نیز فاضل سیالکوٹی کے محاکمہ کے متعلق ذکر کرے اور فاضل سیالکوٹی نے ما بہ الاشتراک کے وجود کے بارے میں بحث کی ہے۔

دوسرا سوال:۔

بندیالوی سلطانی سے سوال ہے کہ وہ وجود کے اقسام سِتّہ (وجود فی نفسہ، وجود لنفسہ، وجود بنفسہ، وجود فی غیرہ، وجود لغیرہ، وجود بغیرہ) میں سے کون سا وجود ما بہ الاستراک میں ہے اور ما بہ الامتیاز میں وجود محمولی ہے یا وجود رابطی ہے؟

تیسرا سوال:۔

نیز ان متعدد القاب کے بارے میں یہ بھی بتائے ان میں سے انواع اور

اصناف کیا کیا ہیں اوران میں سے جزئیات کیا ہیں اور افراد کیا ہیں اور حصص اور اشخاص کیا ہیں اور جزئیات میں مختلفہ الحقائق ہیں یا متفقہ الحقائق بھی ہیں؟ جزئیات اور افراد میں فرق کی وضاحت کرے اور یہ بھی بتائے کہ حصہ میں کتنے مذاہب ہیں اور جن کتابوں سے یہ فرق نقل کرے ان کے حوالہ جات بمعہ صفحات درج کرے اور ان القاب مذکورہ کے مفاہیم معقولات کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں کیا؟ ان کا تعلق معقولاتِ اولیٰ سے یا معقولاتِ ثانیہ سے یا معقولاتِ ثالثہ سے یا معقولاتِ رابعہ سے ہے؟ ان میں اجزاء ذہنیہ کون ہیں اور اجزاء خارجیہ کون ہیں؟ مادہ اور ہیولیٰ صورت کن اجزاء سے ہے؟ اگر ان کی حیثیت ہیولیٰ کی ہوتو القاب مذکورہ مزید صفات کے قابل کب ہوں گے؟ کیا ان پر صفت اتصال و انفصال طاری ہوسکتی ہے؟ یا نہیں اور اتصال وانفصال کے درمیان کون سا تقابل ہے اور ان القاب مذکورہ میں صفت اتصال وانفصال کے قابل جسم تعلیمی ہوگا یا کوئی اور ہوگا؟

چوتھا سوال:۔

اور بندیالوی سلطانی سے یہ بھی سوال ہے کہ مُلا جامی نے شرح جامی میں حاصل محصول کی جو بحث کی ہے اس کی اصل غرض پر فاضل سیالکوٹی نے پانچ نقص پیش کیے ہیں جن میں سے تین نقص اجمالی ہیں اور دو نقص تفصیلی ہیں۔ پھر ان کا حل بھی بیان کیا ہے۔ اس حل پر استاذ شیخ الجامعہ نے پانچ اعتراض کیے ہیں۔ اب بندیالوی سلطانی سے سوال یہ کہ وہ پہلے حاصل محصول کی اصلی غرض بیان کرے، پھر اس پر فاضل سیالکوٹی کے پانچ نقص ذکر کرے اور ساتھ ہی ان کا حل اجمالی اور تفصیلی بیان کرے۔ پھر ان پانچ اعتراضات کا تذکرہ کرے جو حضرت شیخ الجامعہ نے بیان کیے ہیں اور ان کو بمعہ حوالہ جات ذکر کرے اور اپنے حواریوں کے در دولت پر حاضر ہو کر ان کے دروازے کی بار بار

تقبیل کرے اوران کے پاؤں کے تلوے چاٹے تا کہ وہ ان سوالات کے جوابات دینے پر اس کی مدد اور معاونت کریں جنہوں نے اپنی سیاہ کاری کی وجہ سے اس کی کتاب کو زینت بخشی ہے اور بڑے بڑے خودساختہ القاب کے ساتھ تقریظیں تحریر کی ہیں۔ بہرصورت ان اموراور سوالا تکے جواب دینے کے بعد ہی مولوی محمد اسلم اپنے کو قادری، نقشبندی، مجددی نام نہاد پیر وغیرہ کہلانے کا مستحق ہوگا ورنہ ان القاب کے ساتھ ملقب ہونا اس کی کذب بیانی وافتراء ہے اور افتراء کرنے والے کے بارے میں امام ربانی، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ افتراء بری صفات میں بدترین صفت ہے اور رذائل اخلاق میں سے بہت رذیل صفت ہے۔ جو کہ جھوٹ کو متضمن ہے چونکہ یہ تمام دینوں میں گناہ اور حرام ہے اور اس میں مومن کی ایذا بھی ہے۔ جس کی نسبت بہتان وافتراء کیا ہے اور مومن کو ایذا دینا حرام ہے اور فساد فی الارض کو مستلزم ہے جو کہ قرآن کی نص سے ممنوع ومخدور وحرام ومستنکر ہے۔ (مکتوبات حصہ ہشتم، دفتر سوم صفحہ ۱۷۳ اور صفحہ ۱۲۵)

مولوی محمد اسلم بندیالوی سلطانی جو نقشبندی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کو امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مکتوب غور وفکر کے ساتھ بار بار پڑھنا چاہیے تا کہ اس کو معلوم ہو کہ جو جھوٹ بولتا ہے اور افتراء کرتا ہے، امام ربانی مجدد الف ثانی کے ارشاد کے مطابق اس میں بدترین صفات پائے جاتے ہیں کیونکہ افتراء تمام صفات سے بدترین صفت یہ جھوٹ ہے جو کہ تمام ادیان اور مذاہب میں گناہ اور حرام ہے اور یہ افتراء کرنے والا اہلِ ایمان کو ایذا اور تکلیف پہنچاتا ہے اور اہل ایمان کو تکلیف دینا حرام ہے اور یہ افترا کرنے والا اللہ کی زمین میں فساد اور شرارتیں کرتا ہے اور فساد کرنا قرآن پاک کی نص سے ممنوع ہے اور افترا کرنے والا نہایت ناپسندیدہ شخصیت ہے۔ اب معلوم ہوا کہ جو جھوٹ

بولتا ہے اور افترا باندھتا ہے اس میں بدترین خصلتیں اور عادتیں پائی جاتی ہیں، اس سلطانی ، بندیالوی، نقشبندی اور نام نہاد پیر کو شرم وحیا چاہیے کہ اس نے اپنی کتاب میں یہ کیوں جھوٹ اور افترا کیا ہے۔ علامہ ابن خلدون نے اپنی معتبر تاریخ میں بڑی سچی بات لکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کے عیب ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ تمام عیب خود اس کی ذات میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا لوگوں کی طرف نسبت کر کے اظہار کرنا گویا یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ عیب اس کی ذات میں موجود ہیں۔

یہ بندیالوی، سلطانی ہر آدمی کی طرف رفض اور تشیع کی نسبت کرتا ہے جس سے لوگوں کو بتانا ہے کہ خود اس میں خوارج اور نواصب کے قبیح عادات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ قولاً، فعلاً، عملاً اور عقیدۃً خارجی اور ناصبی ہے۔ یہ طویل للسان اور لمبی زبان والا ہے اور یہ اپنی طویل اور لمبی زباں ہر طرف نکالتا ہے، کسی کو شیعہ کہتا ہے اور کسی کو رافضی کہتا ہے۔ چنانچہ علامہ برخوردار ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اہل سنت والجماعت کے ایک عظیم جید اور جلیل القدر عالم ہوئے ہیں۔ انہوں نے نبراس کے حواشی لکھے ہیں اور ان حواشی میں جو صاحب نبراس سے مسامحت ہوئی ہے یا جن روایات کے راویوں پر جرح ہوئی ہے اس کا انہوں نے ذکر کیا ہے اور دلائل حقہ کے ساتھ حق کا اظہار کیا ہے۔ عام علماء اہلسنت شرح عقائد کی شرح نبراس کے ساتھ علامہ برخوردار ملتانی کے حواشی سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ آج تک کسی نے علامہ برخوردار ملتانی کے خلاف گفتگو نہیں کی لیکن یہ بندیالوی ،سلطانی ،نقشبندی اپنی کتاب ''افضلیت'' میں متعدد مقامات پر ان کو رافضی کہتا ہے۔ چنانچہ افضلیت صفحہ ۲۱۵، ۲۲۲، ۲۲۴ میں علامہ برخوردار ملتانی کی طرف رفض وشیعت کی نسبت کی ہے اور صفحہ ۲۲۴ میں ان کو صراحتاً رافضی کہا ہے۔ حالانکہ علامہ برخوردار ملتانی اہل

سنت والجماعت ہیں۔اسی طرح اس نے ''افضلیت'' میں جہاں محدث امام عبدالرزاق کا
ذکر کیا ہے التزام سے ان کے نام کے ساتھ شیعہ کا ذکر کیا ہے۔ پھر شیعہ اور رافضی کو
مترادف اور متساوی الاقدام کہا ہے۔گویا کہ امام عبدالرزاق کو شیعہ کہہ کر رافضی بھی کہا ہے
حالانکہ امام عبدالرزاق اہل سنت والجماعت کے امام ہیں۔ یہ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن
معین اور دیگر متعدد محدثین کے استاذ ہیں اور امام عبدالرزاق نے ہی تمام سے پہلے
حدیث ''نور'' کو ذکر کیا ہے۔ چنانچہ محدث عبدالرزاق المتوفی ۲۱۱ھ نے اپنی سند کے ساتھ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ المتوفی ۷۸ھ سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر نے کہا میں نے
عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے
بتائیے کہ تمام چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس کو پیدا فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم
نے فرمایا: اے جابر بے شک اللہ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے
پیدا فرمایا۔ پھر یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے موافق جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا اس وقت
نہ لوح تھی، نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ فرشتہ تھا نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج، نہ چاند نہ
جن نہ انسان جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوقات کو پیدا کرے تو اس نور کو چار حصوں
میں تقسیم کیا۔ پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح، تیسرے سے عرش پھر چوتھے کو
چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصے سے عرش اٹھانے والے فرشتے اور دوسرے سے کرسی
اور تیسرے سے باقی فرشتے پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے سے آسمان،
دوسرے سے زمین اور تیسرے سے جنت اور دوزخ، پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم
کیا تو پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور پیدا کیا اور دوسرے سے ان کے دلوں کا نور پیدا
کیا جو معرفتِ الٰہی ہے اور تیسرے سے ان کا نور انس پیدا کیا اور وہ توحید ہے جس کا

خلاصہ اور نچوڑ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

(زرقانی شرح مواہب لدنیہ صفحہ ۴۶، نشر الطیب صفحہ ۶)

یہ حدیث امام عبدالرزاق نے بیان کی ہے جس سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور اوّل مخلوقات ہے اور امام عبدالرزاق کا نام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع ہے اور آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ یمن کے شہر صنعا کے رہنے والے تھے اور ولاء کے اعتبار سے حمیری کہلاتے ہیں۔ آپ کے شیوخ و اساتذہ میں سے ابن جریج المتوفی ۱۴۹، امام اوزاعی المتوفی ۱۵۷ھ، سفیان ثوری المتوفی ۱۶۱ھ، عبید اللہ بن عمر بن حفص عمری المتوفی ۱۴۹ھ ہیں۔ آپ نے زیادہ تر استفادہ حضرت معمر بن راشد بن عروہ المتوفی ۱۵۴ھ سے کیا۔ سات سال تک حضرت معمر کی خدمت میں رہے، زیادہ تر حضرت معمر کی روایات کو یاد رکھنے والے بھی ہیں۔ آپ قرآن وسنت کے بہت بڑے عالم تھے۔ آئمہ ستہ نے اپنی اپنی کتابوں میں ان سے روایات لیے ہیں۔ احمد بن صالح مصری المتوفی ۲۴۵ھ کہتے ہیں۔ میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ کیا آپ نے کوئی شخص عبدالرزاق سے بہتر دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ (تہذیب التہذیب صفحہ ۳۱۱، جلد ۶)

امام عبدالرزاق تیسری صدی ہجری کے پہلے طبقہ سے ہیں اور اسی طبقہ سے مندرجہ ذیل محدثین بھی ہیں۔ عبداللہ بن سلمہ قعنبی المتوفی ۲۲۱ھ، یحیٰ بن معین المتوفی ۲۳۳ھ، ابو بکر بن ابی شبہ المتوفی ۲۳۵ھ، اسحاق بن راہویہ المتوفی ۲۳۸ھ، امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ، عبدالحمید بن حمید المتوفی ۲۴۹ھ، محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶، مسلم بن حجاج المتوفی ۲۶۱ھ، محمد بن یزید بن ماجہ المتوفی ۲۷۳ھ، ابوداؤد سلیامن بن اشعث المتوفی ۲۷۵ھ، محمد بن عیسیٰ ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ، ابو بکر بزار المتوفی ۲۹۲ھ، محمد بن اسماعیل اسماعیلی المتوفی ۲۹۵ھ

اور امام عبدالرزاق کی کتاب ''مصنف'' ہے۔ جس میں حدیث ''نور'' ہے۔ یہ کتب حدیث میں تیسرے طبقہ کی ہے۔ اسی طبقہ میں حافظ احمد بن حسین بیہقی المتوفی ۴۵۸ھ کی سنن اور ابو جعفر طحاوی المتوفی ۳۲۱ھ کی معانی الآثار اور ابوبکر احمد بن محمد المتوفی ۴۲۵ھ کی مسند خوارزمی بھی شامل ہیں۔ امام عبدالرزاق فن حدیث میں ممتاز مقام رکھتے ہیں اور مصنف عبدالرزاق کتب حدیث میں مشہور اور متداول ہے اور امام عبدالرزاق اہل سنت والجماعت ہیں اور مولوی بندیالوی سلطانی بار باران کو شیعہ کہتا ہے۔ شیعہ اور رافضی کو مترادف سمجھتا ہے گویا امام عبدالرزاق کو رافضی کہتا ہے یہ خود خارجی اور ناصبی ہے۔ اہل سنت والجماعت کی صفوں میں گھسا ہوا ہے اور اپنے نام کے ساتھ فخریہ طور پر لفظ ''پیر'' کا اضافہ کرتا ہے یہ اس دور میں ان نام نہاد پیروں سے ہے جنہوں نے اس دور میں فقر وسلوک کا حلیہ بگاڑ دیا ہے اور فقر اور پیری کے نام پر گمراہی کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ دنیاوی مفادات اور حصول دولت کے لیے دینی معاملات میں بد دیانتی کرتا ہے۔ صاف جھوٹ بولتا ہے اور افتراء کرتا ہے جو کتاب لکھی ہے اس کو ہاتھ میں پکڑ کر لوگوں کو کہتا ہے کہ میں نے اس میں حق سچ لکھا ہے حالانکہ اس میں متعدد مقامات پر دل کھول کر باطل اور جھوٹ لکھا ہے اس نے۔ یہ ساری کاروائی بغض وعناد کی بنا پر کی ہے۔ یہ مجسمہ بغض وعناد ہے:

قد بدت البغضآء من افواھھم ج صلے و ما تخفی صدورھم اکبر ط

اور یہ بہت بڑا حاسد ہے اس کی تحریر سے حسد مترشح ہے:

قل اعوذ برب الفلق ٥من شر ما خلق ٥و من شر غاسق اذا وقب ٥و من شر النفثت فی العقد٥و من شر حاسد اذا حسد٥

اللہ تعالیٰ اس کے بغض وعناد اور حسد کے شر سے اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے۔آمین۔

نیز یہ بندیالوی سلطانی اپنی کتاب افضلیت صفحہ ۶۶ میں لکھتا ہے کہ وہ سادات جو اہل سنت کی صفوں میں بھی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت علیٰ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ یا اہل بیت اور امام حسین رضی اللہ عنہم کی جزوی افضلیت کے انبیاء کرام علیہم السلام پر کے قائل ہیں وہ حضرات سید السادات سید محمود آلوسی حنفی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کریں اور اس عقیدہ کفریہ سے توبہ کریں اور عوام اہلسنت کو گمراہ کرنے سے باز آئیں۔(افضلیت صفحہ ۶۶)

محمد اسلم بندیالوی سلطانی کا پہلے تو یہ بہت بڑا جھوٹ اور افترا ہے کیونکہ جن سادات کرام کے بارے میں یہ گفتگو کر رہا ہے انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ اہل بیت اور امام حسین جزوی فضیلت کے لحاظ سے انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔

انہوں نے یہ کبھی کہا ہی نہیں تو ان کا کہنا کہ وہ کفریہ عقیدہ سے توبہ کریں۔ یہ محمد اسلم بندیالوی سلطانی ان الفاظ سے کہ کفریہ عقیدہ سے توبہ کریں خود کافر ہو گیا ہے کیونکہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے یا کفر کی اس کی طرف نسبت کرے وہ کفر اس کی طرف لوٹتا ہے جس سے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ احادیث صحیحہ میں موجود ہے:

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل قال لا خيه كافر فقد باء بها (متفق عليه)

و عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرمی رجل رجلا بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذالك رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم من دعا رجلا بالكفر او قال عدوالله وليس كذالك الاحار عليه متفق عليه (مشكوٰة المصابيح صفحه۴۱۱)

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کہے وہ کافر ہے تو یہ کفر اس کہنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے کہ یہ خود کافر ہو جاتا ہے اور فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ جو کسی شخص کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر لوٹ آئے۔ (فتاویٰ رضویہ صفحہ۶۶)

اور بہار شریعت میں ہے اور مسلمان کو مسلمان سمجھنا ضروریاتِ دین میں سے ہے اور ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرنا کفر ہے اور ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور انبیاء کرام کی نبوت اور حشر ونشر وغیرہ۔ بہار شریعت صفحہ۵۶، حصہ اول)

اب اس سے ظاہر ہے کہ جو مسلمان کو مسلمان نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ محمد اسلم بندیالوی سلطانی سادات کے متعلق یہ کہنے سے کہ وہ عقیدہ کفریہ سے توبہ کریں خود کافر ہو گیا ہے۔ نیز اس بندیالوی سلطانی نے کہا ہے کہ یہ سادات عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے سے باز آئیں۔ (افضلیت صفحہ۶۶)

یہ ان الفاظ سے اپنے ایمان میں فاجر ہے، یہ سادات کرام اولاد علی کا بہت بڑا گستاخ موہن اور بے ادب ہے۔ اس کے بارے میں بہار شریعت میں ہے اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم مقتدیانِ اہلسنت ہیں۔ جو ان سے محبت نہ رکھے مردود وملعون خارجی ہے۔ بہار شریعت صفحہ۷۷، حصہ اول اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اہل بیت اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کے اصحاب کی شان

اللہ علیہ والہ وسلم کے اہل بیت اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کے اصحاب کی شان میں تنقیص کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا ملعون ہے۔(شفاء شریف صفحہ ۲۶۶)

اور اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس بندیالوی سلطانی نے ان ساداتِ کرام کے بارے میں جو یہ کہا ہے کہ یہ عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے سے باز آئیں یہ ان کلمات خبیثانہ سے اپنے ایمان میں فاجر ہیں۔غرضیکہ مولوی محمد اسلم بندیالوی سلطانی نے ساداتِ کرام کے بارے میں جو کہا کہ یہ کفریہ عقیدہ سے توبہ کریں اس کے یہ الفاظ گستاخانہ کفریہ ہیں۔ اس پر لازم ہے کہ یہ خود توبہ کرے۔فتاویٰ عزیزیہ میں ہے کہ کلماتِ کفریہ صادر ہونے سے توبہ اور تجدید ایمان ہونا چاہیے۔اگر یہ مولوی توبہ نہ کرے تو اہل سنت کو چاہیے کہ اس کو اپنی صفوں میں نہ گھسنے دیں اور اس سے قطع تعلقات کریں اور اس سے سلام وکلام ترک کردیں نہ اس کے پاس بیٹھیں اور نہ اس کو اپنے پاس بیٹھنے دیں۔قرآن پاک میں ہے۔

فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین

کہ تم ظالموں کے پاس ہرگز نہ بیٹھو۔

اور اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہوسکتا ہے کہ یہ سادات کرام کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کفریہ عقیدہ سے توبہ کریں اور کفریہ عقیدہ تو کافروں کا ہوتا ہے جو مسلمانوں کو کافر کہے وہ خود کافر ہوتا ہے اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اولادِ علی یعنی ساداتِ کرام کی عزت و احترام کریں۔

مولوی اسلم بندیالوی کی بدبختی دن بدن بڑھتی جارہی ہے

مولوی بندیالوی نے ایک اور اپنے ویڈیو بیان میں کہا ہے کہ جب حدیبیہ کے مقام پر سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے صحابہ نے بیعت کی تو سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا (میں عثمان کا مرید بھی ہوں، مراد بھی) تین دفعہ اسی بیان کو دہرایا اور ثابت کرنا چاہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان تو سرکار صلی اللہ علیہ وا لہٖ وسلم سے بھی بلند ہے (نعوذ باللہ) یہ ویڈیو عام ہے مگر کسی تکفیری گروپ کے نام نہاد مولویوں مفتیوں کو کوئی پرواہ نہیں۔ نہ اس کا رد کیا نہ کوئی نوٹس لیا اور نا ہی کوئی فتویٰ دیا۔ اس کی وجہ یہی سامنے آتی ہے کہ (مجھاں مجھاں دیاں بھیناں ہوندیاں) بے شک سرکار صلی اللہ علیہ وا لہٖ وسلم کی توہین ہو۔ کیونکہ ان ناصبی مولویوں نے صرف آلِ رسول علیہم السلام کے خلاف فتوے دینا کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ یہ فتویٰ پڑھنے کے بعد بھی اگر کسی کو غیرت نہیں آتی تو اپنے ایمان کی خبر لے۔

توہین رسالت کا ایک اور فتویٰ:۔

ایک دوسری جگہ مولوی بندیالوی نے توہین آمیز گفتگو کی ہے جس کا نوٹس علامہ مفتی محمد حنیف قریشی صاحب نے خوب لیا اور (مولوی بندیالوی کو برٹش کتا کے الفاظ سے نوازا ہے)۔

اس میں بندیالوی کے الفاظ نہایت خطرناک ہیں وہ کہتا ہے (صحابہ کا راستہ سرکار صلی اللہ علیہ وا لہٖ وسلم کا راستہ ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وا لہٖ وسلم کا راستہ صحابہ کا راستہ ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستے کو سرکار صلی اللہ علیہ وا لہٖ وسلم کا راستہ نہ مانے وہ کافر ہے۔ میری اور صحابی کی ہدایت میں کوئی فرق نہیں)۔

علامہ قریشی صاحب کے اعتراضات اور فتویٰ میں پوچھا گیا ہے کہ یہ کس جگہ سرکار صلی اللہ علیہ وا لہٖ وسلم نے فرمایا کہ صحابہ کا راستہ میرا راستہ ہے۔ اس کا حوالہ دیں کتاب کا نام بتائیں۔ یقیناً سرکار صلی اللہ علیہ وا لہٖ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا اور یہ الفاظ سرکار

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نہیں اور جو جھوٹی بات کی نسبت سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔علامہ قریشی صاحب نے جواب طلب کیا ہے۔

کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں کسی غلطی کی گنجائش ہے ہی نہیں۔جبکہ صحابہ کرام کے بارے میں معصومیت کی عقیدہ اہلسنت کا نہیں ہے۔یہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ امام معصوم ہوتا ہے۔

کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کئی ایسے معمولات ثابت ہوئے ہیں جس پر سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں ان پر حد جاری فرمائی اور سزائیں دلوائیں۔شرعی حدود نافذ کیں، کہیں رجم کیا، کسی کو کوڑے لگوائے۔پھر خلفاء راشدین کے دور میں بھی یہ ہوتا رہا۔

جواب طلب بات یہ ہے کہ

جس کام کی وجہ سے صحابہ کو سزائیں ہوئیں، کوڑے لگے، رجم کیا گیا۔کیا وہ راستہ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا راستہ تھا؟ اور جن صحابہ کو سزائیں اپنے ہاتھوں سے دیں کیا وہ صحابہ کو سرکار کے راستہ پر سمجھتے ہوئے سزائیں دیتے رہے؟ سزائیں دینے والے صحابہ کو کیا کہیں گے؟ کیا وہ سرکار کے راستہ پر جانتے ہوئے بھی سزائیں دیتے رہے؟

یقیناً نہیں۔مولوی بندیالوی نے عمومی بات کی ہے اور مطلق بات کی ہے۔قریشی صاحب فرماتے ہیں۔

اسی طرح تمہارے فتوؤں کی زد میں سوا لاکھ صحابہ کرام بھی آ گئے اور تو نے ان کو

بھی کافر کہہ دیا۔(کیونکہ توں نے اُن صحابہ کے راستے کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا راستہ نہ سمجھنے والے کو کافر کہا ہے)۔

علامہ مفتی محمد حنیف قریشی صاحب فرماتے ہیں۔اس طرح تیرے سے بڑا ملعون، مرتد اور لعنتی کوئی نہیں اور مولوی بندیالوی اپنے ہی دیے ہوئے فتویٰ کی زد میں آ کر خود کافر ہو گیا ہے۔(حوالہ مفتی محمد حنیف قریشی صاحب اور مولوی بندیالوی کے بیانات یو ٹیوب پر موجود ہیں)